© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا

ان کے پیچھے رہ میں حائل ہیں چٹانوں کی طرح

بِک گئے جھوٹے گواہوں کے بیانوں کی طرح
جو نظر میں تھے ہماری آسمانوں کی طرح

گر رہا ہے آج دانشور نگاہ عام میں
موسم برسات میں کچے مکانوں کی طرح

اس جہاں کی نعمتوں کو ہم ترستے ہی رہے
زندگی قید مسلسل ہے کسانوں کی طرح

ہاں یہی "کو - ایجوکیشن" کا کرشمہ ہے کہ اب
"رہتے ہیں چونچاں پیری میں جوانوں کی طرح"

ہر کوئی ذاتی غرض سے ہے کسی کے اب قریب
پیار ہے اک بے حقیقت داستانوں کی طرح

کس طرح پائیں بھلا ہم باریابی کا شرف
ان کے پیچھے رہ میں حائل ہیں چٹانوں کی طرح

جن کے شانوں پر "محافظ" کی عبارت ہے رقم
بات کرتے ہیں وہ ہم سے حکمرانوں کی طرح

بل جمع کروانے والوں کا نہ پوچھو حال تم
"جھیلتے ہیں سختیوں کو سخت جانوں کی طرح"

جو بھی گھر داماد ہیں تائب سبھی سُسرال میں
"رہتے ہیں بتّیس دانتوں میں زُبانوں کی طرح"

© rasailojaraid.com